روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 6 مئی 2011ء 2 جمادی الثانی 1432 ہجری 6 ہجرت 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 103

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

متقی کی زندگی کا نقشہ کھینچ کر آخر میں بطور نتیجہ یہ کہا............ (البقرہ:6) یعنی وہ لوگ جو تقویٰ پر قدم مارتے ہیں۔ ایمان بالغیب لاتے ہیں۔ نماز ڈگمگاتی ہے۔ پھر اسے کھڑا کرتے ہیں۔ خدا کے دیئے ہوئے سے دیتے ہیں۔ باوجود خطرات نفس بلا سوچے، گزشتہ اور موجودہ کتاب اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور آخر کار وہ یقین تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت کے سر پر ہیں۔ وہ ایک ایسی سڑک پر ہیں جو برابر آگے کو جا رہی ہے اور جس سے آدمی فلاح تک پہنچتا ہے۔ پس یہی لوگ فلاح یاب ہیں جو منزل مقصود تک پہنچ جائیں گے اور راہ کے خطرات سے نجات پا چکے ہیں، اس لئے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے ہمیں تقویٰ کی تعلیم دے کر ایک ایسی کتاب ہم کو عطا کی۔ جس میں تقویٰ کے وصایا بھی دیئے۔

سو ہماری جماعت یہ غم کُل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں۔ (ملفوظات جلد اول ص 22)

راہ سلوک میں مبارک قدم دو گروہ ہیں۔ ایک دین العجائز والے جو موٹی موٹی باتوں پر قدم مارتے ہیں۔ مثلاً احکام شریعت کے پابند ہو گئے اور نجات پا گئے۔ دوسرے وہ جنہوں نے آگے قدم مارا۔ ہرگز نہ تھکے اور چلتے گئے؛ حتیٰ کہ منزل مقصود تک پہنچ گئے، لیکن نامراد وہ فرقہ ہے کہ دین العجائز سے تو قدم آگے رکھا، لیکن منزل سلوک کو طے نہ کیا۔ وہ ضرور دہریہ ہو جاتے ہیں۔ جیسے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو نمازیں بھی پڑھتے رہے۔ چلہ کشیاں بھی کیں، لیکن فائدہ کچھ نہ ہوا۔

سو جو لوگ بے صبری کرتے ہیں، وہ شیطان کے قبضہ میں آجاتے ہیں۔ سو متقی کو بے صبری کے ساتھ بھی جنگ ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 15)

انسان خدا کا بن نہیں سکتا جب تک کہ ہزاروں موتیں اس پر نہ آویں اور بیضۂ بشریت سے وہ نکل نہ آئے۔ اس راہ میں قدم مارنے والے انسان تین قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو دین العجائز رکھتے ہیں۔ یعنی بڑھیا عورتوں کا سا مذہب۔ نماز پڑھتے ہیں۔ روزہ رکھتے ہیں۔ قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں اور توبہ استغفار کر لیتے ہیں۔ انہوں نے تقلیدی امر کو مضبوطی سے پکڑا ہے اور اس پر قائم ہیں۔ دوسرے وہ لوگ ہیں جو اس سے آگے بڑھ کر معرفت کو چاہتے ہیں اور ہر طرح کوشش کرتے ہیں اور وفاداری اور ثابت قدمی دکھاتے ہیں اور اپنی معرفت میں انتہائی درجہ کو پہنچ جاتے ہیں اور کامیاب اور بامراد ہو جاتے ہیں۔ (ملفوظات جلد اول ص486)

میں تمہیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ جو لوگ قبل از نزول بلا دعا کرتے ہیں اور استغفار کرتے اور صدقات دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے اور عذاب الٰہی سے ان کو بچا لیتا ہے۔ میری ان باتوں کو قصہ کے طور پر نہ سنو۔ میں نصحاً للہ کہتا ہوں اپنے حالات پر غور کرو۔ اور آپ بھی اور اپنے دوستوں کو بھی دعا میں لگ جانے کے لئے کہو۔ استغفار، عذاب الٰہی اور مصائب شدیدہ کے لئے سپر کا کا دیتا ہے............ (الانفال:34)

اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ اس عذاب الٰہی سے تم محفوظ رہو، تو استغفار کثرت سے پڑھو۔ (ملفوظات جلد اول ص 134)

حضرت ابراہیم علیہ السلام جو ابوالانبیاء تھے، انہوں نے اپنے صدق وتقویٰ سے ہی بیٹے کو قربان کرنے میں دریغ نہ کیا۔ خود آگ میں ڈالے گئے۔ ہمارے سید ومولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی صدق ووفا دیکھئے۔ آپؐ نے ہر ایک قسم کی بدتحریک کا مقابلہ کیا۔ طرح طرح کے مصائب وتکالیف اٹھائے، لیکن پروانہ کی یہی صدق ووفا تھا، جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔

(ملفوظات جلد اول ص 22)

بے پایاں خوشی

آنحضرت ﷺ کو آخری بیماری میں سخت تکلیف تھی اور ضعف کی وجہ سے مسجد میں تشریف نہیں لا سکتے تھے- آپ نے آخری دن صبح کے وقت اپنے دروازے کا پردہ اٹھا کر دیکھا تو صحابہؓ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے یہ نظارہ دیکھ کر آپ کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا اور صحابہ بھی مارے خوشی کے دیوانے ہو گئے- مگر آنحضرت ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ نماز مکمل کرو-

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب مرض النبیؐ حدیث نمبر4093)

بچوں کو نماز کی عادت ڈالیں

لجنہ اماء اللہ کو مخاطب کرتے ہوئے سیدنا وامامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں:۔

''جب آپ شرک نہ کرنے کا عہد کرتی ہیں، اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کسی کو نہ لانے کا عہد کرتی ہیں تو اس وقت یہ آپ کو خیال آئے گا کہ اس کے مقابلے پر اس کو کسی طرح مَیں حاصل کر سکتی ہوں۔ اور وہ تبھی حاصل ہو سکتا ہے جب آپ اپنی نمازوں اور عبادتوں کی طرف توجہ دینے والی ہوں گی اور نمازوں کے مقابلے پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کے مقابلے پر کسی چیز کو بھی اس سے مقدم نہیں ٹھہرائیں گی۔

نماز کا حکم ایک بنیادی حکم ہے جو ہر (-) پر ہر بالغ (-) پر فرض ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب دس سال کے بچے ہو جائیں تو ان پر سختی کرو کہ وہ نماز پڑھیں۔ اور ان کو عادت ڈالو باجماعت نماز پڑھنے کی لڑکوں کو اور اسی طرح عورتوں اور بچیوں کو نماز پڑھنے کی عادت ڈالو۔ ...... اگر آپ اس بات کی پابندی کرنے والی ہوں گی، اپنی عبادتوں کی اور اپنی نمازوں کی صحیح طرح حفاظت کرنے والی ہوں گی تو یہی چیز ہے جو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتے ہوئے آپ کی اولاد کی بھی صحیح تربیت ہو گی۔ فرمایا وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَھُنَّ (الممتحنہ: 13) اب ایسا کوئی ماں اپنے بچے کو قتل تو نہیں کرتی۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ اپنی حالتیں ایسی بناؤ اور اپنے بچوں کی تربیت ایسی کرو کہ وہ اللہ کے دین پر قائم ہو جائیں اور اللہ کی طرف جھکنے والے ہوں۔ اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہوں۔ اور نیک اعمال بجا لانے والے ہوں تا کہ ہمیشہ وہ اس دنیا میں بھی آپ کی نیک نامی کا باعث ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے جزا پانے والے ہوں اور آخرت میں بھی آپ بھی، آپ کی اولادیں بھی اور آپ کی نسلیں بھی اللہ تعالیٰ سے جزا پانے والی ہوں۔

(از الفضل انٹرنیشنل 26 دسمبر 2008)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

مکرم ناصر احمد محمود طاہر صاحب مربی سلسلہ

Zoukou بینن میں بیت الذکر کا افتتاح

zoukou گاؤں ’کوتونو‘ سے ’بوئی کوں‘ اور ’ڈاسا‘ جانے والی شاہراہ پر بائیں جانب واقع ہے یہ 4،5 ہزار کی آبادی پر مشتمل چھوٹا سا گاؤں شروع سے ہی مشرکین اور پھر عیسائی مذہب کی آغوش میں رہا ہے۔ مسلمانوں نے یہاں وعظ و تبلیغ تو کی مگر اور اس کے ارد گرد کے گاؤں میں تو اسلام نفوذ کر پایا مگر یہاں نہیں۔

2007ء میں ہمارے لوکل مشنری مکرم آلیو حسینی صاحب آف بینن کی دعوت الی اللہ میں اللہ تعالیٰ نے برکت ڈالی۔

2007ء میں یہ لوگ احمدی ہوئے اور پھر مسلسل جماعت کے ساتھ وفا کا تعلق بڑھتا گیا۔ ان کے قریب 15،20 کلو میٹر تک کوئی بھی احمدیہ بیت الذکر نہ تھی۔ انہیں جمعہ اور عیدین کیلئے بالخصوص بہت دشواری ہوتی۔ 2010ء کے اختتام پر جماعت نے یہاں بیت الذکر تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا اور اس علاقہ کے ریجنل مربی سلسلہ مکرم عبد القدوس صاحب کی زیر نگرانی جماعت کو بفضل اللہ تعالیٰ ایک خوبصورت بیت الذکر کی تعمیر کی توفیق ملی جس کے اخراجات مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری) نے اپنی والدہ محترمہ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحب کی طرف سے ادا کئے اور اس بیت الذکر کا افتتاح مورخہ 20/جنوری 2011ء کو عمل میں آیا۔

افتتاحی تقریب

اس بیت الذکر کیلئے افتتاحی تقریب کا آغاز ظہر کی نماز سے ہوا جس کیلئے محترم امیر صاحب بینن مکرم رانا فاروق احمد صاحب بینن کی مجلس عاملہ کے 3 افراد کے ساتھ تشریف لے گئے تھے۔ نماز ظہر کے بعد بیت الذکر کے ساتھ ہی ملحقہ علاقہ میں درختوں کے پتوں کے ساتھ شامیانہ ڈال کر پنڈال بنایا گیا تھا۔ وہاں اس تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعد ازاں قصیدہ بوئی ریجن کے اطفال نے پڑھا۔ تلاوت اور قصیدہ کے بعد وہاں پر آئے ہوئے بعض افسران نے تقاریر کیں۔

Zoukou گاؤں کے ایک بزرگ کی تقریر

جناب ہونو ہولیدو (Honou Holedo) صاحب گاؤں کے معمر ترین شخص تھے۔ انہوں نے اپنی نحیف آواز میں چند الفاظ یوں کہے کہ ”مَیں کچھ زیادہ نہیں کہنا چاہتا۔ صرف اور صرف اپنی خوشی کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ کا بے انتہا شکر ہے کہ مَیں نے اپنی زندگی میں اسی گاؤں میں جماعت کی برکت سے توحید کا گھر دیکھ لیا۔ اب جب مَیں مروں گا تو مَیں اپنے خدا سے کہوں گا کہ مَیں اپنے گاؤں میں تیرا گھر بیت الذکر احمدیہ دیکھ کر آیا ہوں۔ اے خدا اب خالصتاً تیری عبادت شروع ہو چکی ہے۔ اب ہماری مغفرت فرما دے۔“

جناب Honou Holedu کے بعد جماعت کے نیشنل جنرل سیکرٹری صاحب مکرم بکری مصلحو صاحب نے خطاب کیا۔

عیسائی Selest مذہب کے نمائندہ کی تقریر

آپ نے اپنی تقریر میں فرانسیسی زبان کا ایک محاورہ Kanarie noir qui sort de Akassai blance (ہنڈیا کالی ہو کر ہی اچھا کھانا بناتی ہے یا کالی ہنڈیا میں سے سفید (اچھا) کھانا نکلتا ہے) دہرایا۔ آپ نے یہ فقرہ دین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت دین پر ظلمت کے بادل چھائے ہوئے ہیں اور احمدیت اس میں روشنی لے کر آئی ہے۔ صرف احمدیت ہی ایسی جماعت اور تنظیم ہے جو اچھا کھانا بن کر (امن پسند تنظیم بن کر) ابھری ہے۔ اس کی لذت اور خوبصورتی کو قبول کرنا چاہئے۔

گاؤں کے چیف نمائندہ میئر کی تقریر

آپ نے جناب میئر صاحب کا سلام اور مبارکباد پہنچانے کے بعد کہا کہ ابھی ابھی آپ نے فرانسیسی زبان کی مثال سنی ”کہ اگرچہ ہنڈیا کا تلوا کالک سے بھرا ہوا ہوتا ہے مگر اس میں سفید اور خوب لذیذ کھانا بنتا ہے“۔ خوب اچھی مثال ہے۔ مگر اس میں مَیں یہ بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اگر ہنڈیا میں پکاتے وقت ڈوئی زور سے مارتے رہو گے تو ہنڈیا ٹوٹ جائے گی اور اس کا کالک کھانے میں مل جائے گا اور لذت جاتی رہے گی۔ اس لئے احتیاط بھی ضروری ہے۔

مَیں باقی مذاہب کو برسوں سے جانتا ہوں ان میں کیا کیا خرابیاں ہیں۔ احمدیت بھی یہاں نئی آئی ہے مگر یہ نیا مذہب نہیں اسے مَیں بھی سالوں سے جانتا ہوں۔ ان کی اعلیٰ خوبی یہ ہے کہ محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں۔ اگر ان کے مذہب کو قبول کیا ہے تو پھر اچھا رزلٹ حاصل کرنے کیلئے ان کے طریق کار کی پیروی کریں۔ ہاں اگر قبول کرنے کے بعد بھی اپنی مرضیاں کرتے پھرتے ہیں تو پھر ویسی ہی بات ہو گی کہ ہنڈیا میں ڈنڈا مار کر اس کی کالک کھانے میں داخل کر لینا۔ اس لئے جماعت احمدیہ کو خوب سمجھیں اور ان کے سسٹم کی پیروی کریں تاکہ اچھی تربیت پائیں۔

اس کے بعد محترم امیر صاحب بینن نے تقریر کی۔ آپ نے سلسلہ انبیاءؑ اور ان کی آمد کے ایک ہی مقصد توحید کو بڑی وضاحت سے بیان کیا۔ آپ کی تقریر کے بعد اختتامی دعا ہوئی اور اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام احباب و خواتین میں کھانا تقسیم کیا گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بیت الذکر کی تعمیر کے حقیقی مقصد کو کما حقہ پورا کرنے کی توفیق دے۔

(الفضل انٹرنیشنل یکم اپریل 2011ء)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 617

آنحضرت ﷺ کی عکسی تصویریں

1891ء میں حضرت مسیح موعود نے اپنے دعویٰ مسیحیت کی پہلی کتاب کے صفحہ 35 تا 37 میں صحابہ مصطفےٰؐ کی بے مثال جاں نثاریوں اور فدا کاریوں کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

”آنحضرت ﷺ کی جماعت نے اپنے رسول مقبولؐ کی راہ میں ایسا اتحاد اور ایسی روحانی یگانگت پیدا کر لی تھی کہ اسلامی اخوت کی رو سے سچ مچ عضو واحد کی طرح ہو گئی تھی اور ان کے روزانہ برتاؤ اور زندگی اور ظاہر و باطن میں انوار نبوت ایسے رچ گئے تھے کہ گویا وہ سب آنحضرت ﷺ کی عکسی تصویریں تھے۔ سو یہ بھاری معجزہ اندرونی تبدیلی کا جس کے ذریعہ سے فحش بت پرستی کرنے والے کامل خدا پرستی تک پہنچ گئے اور ہر دم دنیا میں غرق رہنے والے محبوب حقیقی سے ایسا تعلق پکڑ گئے کہ اس کی راہ میں پانی کی طرح اپنا خون بہا دیا“

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 21-22)

شہ لولاک کے اس تاریخی معجزہ کا اقرار دانشمندان مغرب کو بھی ہے چنانچہ گاڈ فری ہیگن (Mr. Godfrey Higgins) نے درج ذیل الفاظ میں صحابہ نبوی کو زبردست خراج عقیدت ادا کیا ہے۔

ترجمہ:۔ عیسائی اس کو یاد رکھیں۔ تو اچھا ہو۔ کہ محمدؐ کے مسائل نے وہ درجہ نشہ دین کا آپ کے پیرؤوں میں پیدا کر دیا تھا۔ کہ جس کو حضرت مسیح کے ابتدائی حواریوں میں تلاش کرنا بے سود ہے۔ جب حضرت مسیح کو یہود صلیب پر لٹکانے لگے۔ تو ان کے پیرو بھاگ گئے اور ان کا نشہ دینی جاتا رہا اور اپنے مقتدا کو موت کے پنجہ میں گرفتار چھوڑ کر چل دیئے برعکس اس کے محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیرو اپنے مظلوم پیغمبر کے گرد آئے اور اپنی جانیں خطرہ میں ڈال کر کل دشمنوں پر آپ کو غالب کر دیا۔

APOLOGY FOR MOHAMED PAGE 143, 144 Rowland Hunter, 72, St.Paul,s Churchyard;Hurst, Chance, And Co.,St.Paul,s Churchyard; And Ridge-Way and Sons, piccadilly.1829. G.Smallfield, Printer, Hackney.LONDON.

حضرت سلمان فارسیؓ کا تاریخی ”وقار عمل“

کتاب مخزن اخلاق میں حضرت سلمان فارسی کا یہ دلچسپ واقعہ درج ہے۔

حضرت سلمان فارسیؓ کسی شہر کے حاکم تھے۔ آپ کی عادت تھی کہ نت کمبل پہنے رہتے۔ گھر کا سودا سلف اپنے ہاتھ سے لاتے۔ کسی امیر نے ایک بوری آٹے کی خریدی اور اس انتظار میں تھا کہ کسی کو بیگار میں پکڑے۔ سلمانؓ کو جاتے دیکھ کر بیگار میں پکڑ لیا اور نہ پہچانا کہ یہ حاکم شہر ہے۔ بوری ان کے سر پر رکھی اور لے چلا۔ ایک شخص نے راہ میں دیکھ کر کہا ”اے امیر و حاکم شہر! یہ بوجھ کہاں لیے جاتے ہیں؟“ وہ یہ کلام سنتے ہی قدموں میں گر پڑا اور عذر کرنے لگا کہ بندے سے یہ نادانستہ حرکت ہوئی۔ معاف کیجئے **اور یہ بوجھ سر سے اتار ڈالیے۔ آپ کے قدم کی خاک جو سرمہ کروں تو بجا ہے۔ سلمان نے کہا ”کیا میں نے یہ قبول نہیں کیا ہے کہ یہ گٹھڑی تیرے گھر تک پہنچا دوں“؟** آخر نہ اتاری اور اس کے گھر پہنچا کر کہا ”میں نے تیرا تو تیرا کام کر دیا، اب تو بھی مجھ سے عہد کر کہ پھر کسی کو بیگار میں نہ پکڑے گا اور اتنا لے جو اٹھا سکے اور کسی سے بے مروت نہ ہونا پڑے گا“۔

(مخزن اخلاق ص 308 ناشران قرآن لمیٹڈ اردو بازار لاہور)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے عشق قرآن کے منفرد انداز

آپ کا عشق گہرا عرفان رکھتا تھا اور اس کے معارف کے لئے کوشاں رہتے تھے

عبدالسمیع خان

حضرت خلیفۃ المسیح الاول ان مطہرین میں سے تھے جن کو خدا تعالیٰ قرآن کے معارف خود سکھاتا ہے۔ جیسا کہ آپ خود فرماتے ہیں:۔

مجھے تو خدا تعالیٰ نے آپ قرآن پڑھایا ہے۔

(الحکم 7 جنوری 1911ء ص 5)

اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں قرآن سکھانے کا ایسا جذبہ پیدا کیا جو تھمتا نہ تھا اور تھکنا نہ جانتا تھا۔

فرماتے ہیں:۔

میں تو دل سے چاہتا ہوں کہ لوگ قرآن پڑھیں اور قرآن پڑھانا میرے لئے بڑی ہی خوشی کا ذریعہ اور میرے لئے جنت ہے۔

(الحکم 7 جنوری 1911ء ص 5)

پس آپ کا عشق قرآن محض جذباتی اور وقتی نہ تھا۔ گہرے عرفان سے معمور تھا۔ جس کے لئے آپ ظاہری محنت بھی بہت کرتے تھے اور آپ کے رؤیا میں بھی عشق قرآن ہی جھلکتا ہے۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی فرماتے ہیں:۔

یوم العید کی صبح کو میں مولانا سید محمد احسن صاحب کے ہمراہ حاضر خدمت ہوا تو آپ نے فرمایا کہ کل دعاؤں کے لئے بڑا وقت ملا اور فرمایا رات کو بہت ہی کم سو سکا اور تین رویا دیکھے۔

جن میں سے ایک میں کسی شخص جعفر نام نے آپ کو کہا کہ آپ ہمارے امام ہیں نماز پڑھاویں اور پاؤ سپارہ سنا دیں۔ میں نے سورۃ فاتحہ اور سورۃ البقرہ پڑھی۔ پھر کسی رویا میں آپ نے سورۃ الکافرون اور سورۃ لھب تلاوت کیں۔ چنانچہ ان مبشر رؤیا کی تعبیر آپ نے تعطیر الانام سے سنی۔

آپ نے تعطیر الانام کا جو ذکر کیا تو سید صاحب نے عرض کیا کہ آپ نے ایک فہرست تعطیر الانام کی بنائی تھی اور وہ میرے پاس بھی رہی ہے جس سے بڑی آسانی ہوتی تھی۔ فرمایا ایسے کام میں نے بہت کئے ہیں اور مختلف فہرستیں لکھی ہیں۔ ایک فہرست ان اشعار کی لکھی ہے جو تفاسیر میں آئے ہیں اور پھر ایک فہرست ان اشعار کی لکھی جو رضی شافیہ، رضی کافیہ، مطول اور سیبویہ کی الکتٰب میں آئے ہیں۔

ناظرین غور کریں کہ یہ کس قدر محنت کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں اوراق کو پڑھ کر ان میں سے اشعار کو یکجا کیا۔ اس کی غرض کیا محض ایک شغل ہو سکتی ہے؟ نہیں اس کا سرّ میں بتاتا ہوں۔ حضرت کو قرآن مجید سے تو بہت محبت ہے۔ اور اس وجہ سے آپ ان تمام لوگوں کی بڑی قدر کیا کرتے ہیں جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں قرآن مجید کی خدمت کی ہے۔ عربی زبان کی خدمت کرنے والوں کو آپ ہمیشہ عزت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس لحاظ سے کہ یہ بھی قرآن مجید کی ہی خدمت ہے۔ ان اشعار کا جمع کرنا اس نظر سے ہے۔ ایک مرتبہ میں آپ سے فوز الکبیر پڑھا کرتا تھا۔ اس وقت آپ نے مجھے قرآن مجید کی اس لغت کو دکھایا جو آپ نے بخاری سے لے کر جمع کی تھی اور شاہ صاحب کی دی ہوئی فہرست کو آپ نے مکمل کیا تھا۔

(الحکم 7 جنوری 1911ء ص 5)

آپ اپنے احباب میں بھی تدبر قرآن کی عادت ڈالنے کے لئے مختلف طریقے سوچتے رہتے تھے۔

ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اپنے بعض خدام کو یہ کام سپرد فرمایا کہ وہ قرآن مجید کے اسماء، افعال اور حروف کی فہرستیں تیار کریں۔ اس طریق سے خدام میں قرآن مجید کی خدمت اور اس پر غور و فکر کی عادت پیدا کرنا مقصود تھا۔

مولوی ارجمند خانصاحب کا بیان ہے کہ اس تحریک کے سلسلہ میں میرے حصہ میں اٹھارہواں پارہ آیا جو میں نے پیش کر دیا۔

(ماہنامہ تشحیذ الاذہان مارچ 1912ء جلد 7 ص 101)

یہ بھی عشق کا انداز تھا کہ قرآن کریم کی مختلف تفسیریں جمع کی تھیں جو اس دور میں یقیناً نایاب ہوتی تھیں اور بھیرہ یا قادیان منگوانا بہت مشکل ہوتا تھا۔

فرماتے ہیں:۔

''ہمارے پاس قرآن مجید کی مختلف زبانوں کی تفاسیر موجود ہیں۔ مثلاً سندھی زبان کی نہایت اعلیٰ درجہ کی تفسیر ہے۔ اسی طرح چینی زبان کی تفسیر بھی ہمارے پاس موجود ہے۔ ایک تفسیر جاوی زبان کی بھی موجود ہے۔

سندھی، چینی اور جاوی زبانوں سے ناواقفیت کے باوجود ان تفسیروں کا حصول محض عشق کا ہی اعجاز ہے۔

26 فروری 1910ء کو فرمایا:۔

''مولانا مولوی فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آبادی کے ملفوظات میں میں نے پڑھا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ہم نے مولانا شاہ عبدالقادر صاحب سے دو سو برس پہلے ایک بھاکا کا ترجمہ دیکھا ہے جس میں اللہ کا ترجمہ من موہن لکھا تھا۔ مجھ کو تو بڑا شوق ہوا کہ اس ترجمہ میں بڑے بڑے مفید الفاظ ہوں گے مگر ملا نہیں''۔

(الحکم 7/اکتوبر 1937ء)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی فرماتے ہیں:۔

تفسیر الفوز الکبیر سے حضور کو بہت محبت تھی اور آپ اپنے درس میں اس کو ضرور رکھتے تھے۔ راقم کو جب یہ کتاب پڑھائی تو فرمایا مجھ کو یہ کتاب بہت ہی پسند ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم اس کا اردو ترجمہ کرو اور اس پر ایسے حواشی بھی لکھ دو جو بعض مضامین کو زیادہ واضح کر دیں اور مسئلہ ناسخ منسوخ پر بھی ایک حاشیہ لکھو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس زمانہ تک ان علوم و حقائق کو کھول دیا ہے جو اس وقت معلوم نہ تھے۔

میں نے اس حکم کی تعمیل میں الحمدللہ اس کتاب کا ترجمہ کر دیا ہے اور وہ ترجمہ آپ کی زندگی ہی میں کیا گیا اور اس کو حضور نے پڑھا اور درست کیا آپ کے قلم کی اصلاح اصل مسودہ پر موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہے گا تو چھپ بھی جائے گا۔

(الحکم 7/اکتوبر 1937ء)

آپ بہت وسیع المطالعہ تھے اور ہر مذہب کی کتابوں کے مطالعہ کے بعد آپ قرآن کی عظمت اور برتری پر گہرا یقین رکھتے تھے۔

فرمایا:

میں نے دنیا کے جملہ مذاہب کی کتابیں پڑھی اور سنی ہیں۔ ژند۔ پاژند۔ سفرنگ۔ دساتیر۔ بائبل۔ وید۔ گیتا وغیرہ کتابوں پر بہت غور کیا ہے۔ دنیا کی تمام کتابوں کی اچھی باتوں کا خلاصہ اور بہتر سے بہتر خلاصہ قرآن کریم ہے۔

(الحکم 7/اکتوبر 1937ء)

پھر ایک موقعہ پر فرمایا (2 نومبر 1910ء)

میں نے بائبل۔ وساتیر وید وغیرہ تمام مذاہب کی کتابیں پڑھی بھی ہیں اور سنی بھی ہیں۔ مجھ کو سب سے قرآن کریم ہی کی عظمت نظر آئی اور کوئی چیز بھی گمراہی کا موجب نہیں ہو سکی۔

(الحکم 7/اکتوبر 1937ء)

تمام علوم اور کتب کا پڑھنا محض قرآن کریم کی محبت کے لئے تھا

حضور کو مطالعہ کتب کا بہت شوق تھا اور ہر وقت وہ اسی شغل کو جاری رکھتے تھے۔ بلا مبالغہ لاکھوں روپیہ اس شوق پر خرچ کئے مگر مطالعہ کتب اور یہ اخراجات محض قرآن کریم کی محبت کا ایک کرشمہ تھے۔ آپ اخیر عمر میں جب گھوڑی سے گر کر بیمار ہوئے۔ اس وقت کسی نادان نے اعتراض کیا کہ یہ چوٹ محض اس لئے لگی ہے کہ نورالدین نے ہزاروں ہزار کتابیں پڑھی ہیں۔ حضور نے 1911ء کے سالانہ جلسہ میں اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

مجھے کیا پسند ہے؟ خدا کی کتاب۔ مجھے قرآن مجید سے بڑھ کر کوئی چیز پیاری نہیں لگتی۔ ہزاروں کتابیں پڑھی ہیں۔ ان سب میں مجھے خدا کی کتاب پسند آئی۔ بایں ایک احمق نے بڑھ کر ایک بات کہی ہے۔ وہ مجھے کہتا ہے کہ تم جانتے ہو کہ تمہارے سر کو چوٹ کیوں لگی؟ اور کیوں وہ کچلا گیا؟ وہ احمق اس چوٹ کی وجہ بتاتا ہے کہ تم نے ہزاروں ہزار کتابیں پڑھیں مگر قرآن شریف کو چھوڑ دیا اس واسطے جزاء سیئة سیئة مثلھا کے موافق تمہیں دیا اور سر کچلا گیا۔ وہ احمق نہیں جانتا کہ میرا سر خدا ہی کے فضل سے بالکل محفوظ ہے۔ باوجودیکہ تم نے دیکھا کہ چوٹ لگی اور سال گزشتہ کے انہیں دنوں میں بچنے کی امید نہ تھی۔ کلوروفارم کے ذریعہ اور کلوروفارم کے بدوں بھی اس زخم پر عمل جراحی ہوا۔ مگر ڈاکٹر و دوسرے لوگ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دماغ کی کیسی حفاظت فرمائی۔ جو لوگ میری صحبت میں رہتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے زیادہ مجھے کوئی چیز عزیز نہیں اور میری غذا جس سے میں زندہ رہتا ہوں اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے اس کتاب کی محبت اور اس کا فہم دیا ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ یہ اسی کا رحم ہے کہ اس کتاب کا فہم سیکھنے والا پاگل نہیں دیکھا پھر اللہ تعالیٰ نے میری دماغی قوتوں کی خود حفاظت فرمائی ہے۔ یہ اس احمق کو غلطی لگی ہے جو وہ سمجھتا ہے کہ میرا سر کچلا گیا۔ دوسری کتابیں کیوں پڑھیں میں نے دوسری کتابیں پڑھی ہیں اور بہت پڑھی ہیں مگر اس لئے نہیں کہ قرآن کریم کے مقابلہ میں وہ مجھے پیاری تھیں۔ بلکہ محض اسی نیت اور غرض سے کہ قرآن کریم کے فہم میں معاون ہوں۔

(الحکم 7/اکتوبر 1937ء)

یوں تو قرآن کریم کے متعلق آپ نے لاانتہا

مرتبہ اپنے ایمان کا ایک سرور اور ذوق کے ساتھ اظہار فرمایا۔ آپ کی خوشی اور مسرت اسی پاک کتاب کی تعلیم و تدریس اور اشاعت میں تھی مگر 1910ء کے سالانہ جلسہ پر آپ نے ایک تقریر کے دوران میں خصوصیت سے اس کا ذکر فرمایا۔

میں نے وید کو سنا ہے اور احتیاط سے سنا ہے۔ اتھرو کے سوا تینوں وید سنے ہیں۔ اوستا۔ ژند اور دساتیر کو پڑھا ہے اور سنا ہے۔ گاتھ جو مجوسیوں کی کتاب ہے اسے بھی احتیاط سے سنا ہے۔ پھر اس کے بعد میں نے قرآن کریم کو پڑھا ہے۔ تمہیں تعجب ہوگا کہ جب فطرت سے قرآن سے محبت ہوئی تو شیعوں کی کتابیں بھی پڑھی ہیں۔ ایک کتاب چار سو روپیہ کو آتی ہے۔ نام عربی میں ہے میرے دل میں ہے کہ اسے بھی منگوا کر پڑھوں۔ میں نے ان کی مستند اور معتبر کتابوں کو منگوایا اور پڑھا ہے اور میرے پاس وہ ہیں۔ میرے نزدیک ان کی یہ کتابیں معتبر معلوم ہوتی ہیں چار ان کی مسلم ہیں۔ کافی ہے تہذیب ہے۔ استبصار اور من لایحضر۔ مجمع البیان طبری اور نہج البلاغة جناب امیر کے خطبات ہیں۔ ان کے مدمقابل خوارج ہیں۔ ان کی کتابیں بھی پڑھی ہیں۔ ایک 93 جلد میں ہے اور میرے پاس ہے غرض ان کتابوں کو اس وسعت سے دیکھا ہے۔ پھر سنیوں میں مذاہب اربعہ۔ صوفیوں اور محدثین کا مذہب پڑھا ہے اور ان سب کو پڑھ لینے کے بعد میں ایماناً کہتا ہوں اور کھول کر کہتا ہوں اور یہ اس لئے کہ میں نہیں جانتا کہ آئندہ ہم میں سے کون ہوگا کون نہیں۔ مجھے کچھ کہنے اور تمہیں کچھ سننے کا موقع ملے یا نہیں۔ اس لئے سنو اور غور سے سنو کہ اس تحقیقات اور تجربہ کے بعد میں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ قرآن کریم جیسی کوئی نعمت اور کتاب نہیں۔ وہ خداتعالیٰ کی کامل کتاب ہے اور تمام اختلافات مٹانے کا کامل ذریعہ ہے اور وہ خود اختلافات کا باعث نہیں۔ اس کے ساتھ ہی میں اس شہادت کو بھی علیٰ وجہ البصیرة کہتا ہوں کہ بعد کتاب اللہ بخاری جیسی بھی کوئی کتاب نہیں۔

(الحکم 28 جون 1936ء)

اپنے بیٹے سے 10 مطالبات

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم تحریر فرماتے ہیں:۔

حضرت مولانا نورالدین صاحب کے کئی بچے فوت ہو چکے تھے۔ حضرت مسیح موعود کی دعا اور نشان کے طور پر عبدالحی پیدا ہوا اور چھ سال چار ماہ کی عمر میں کھیلتے کودتے اس نے قرآن شریف ختم کرلیا۔

حضور کو قرآن شریف سے جو محبت اور مناسبت ہے وہ ان کی آشنا دنیا سے چھپی ہوئی نہیں۔ قرآن شریف آپ کی غذا ہے۔ بیماریوں کے حملے سے اٹھ کر پہلا علاج آپ درس کے اجرا سے کیا کرتے ہیں جو گویا بیماری کی گئی ہوئی قوت کے اعادہ کے لئے یاقوتی ہے۔

عبدالحی جب قرآن شریف ختم کر کے آیا تو اسے کیا فرمایا میں اپنے الفاظ میں درج کرتا ہوں۔

بیٹا! ہم تم سے دس باتیں چاہتے ہیں ان میں سے 1/10 آج تم نے کرلی ہیں۔ قرآن شریف پڑھو۔ پھر اس کو یاد کرو۔ پھر اس کا ترجمہ پڑھو۔ پھر اس پر عمل کرو۔ پھر اسی عمل میں تمہیں موت آجائے۔

قرآن شریف پڑھاؤ پھر یاد کراؤ۔ پھر ترجمہ سناؤ۔ پھر عمل کراؤ۔ پھر اسی حالت میں تم کو موت آجاوے۔

اس نصیحت کو سن کر چھ سالہ بچہ کیا کہتا ہے۔

ابا جی میں نے یہ قرآن شریف تو پڑھ لیا ہے پہلے یہ تو کسی مسکین کو دے دو۔

حضور کا دل ان کلمات کو سن کر اور بھی خوش ہوا۔ غرض یہ تقریب تھی خوشی کی اب اس کے اظہار کے لئے حضور نے کیا سوچا اور کیا کیا۔ اس کے اظہار کے لئے مختلف طریقے احباب نے پیش کئے کسی نے کہا کہ یسرنا القرآن قاعدہ کی طرز پر قرآن مجید چھپوایا جاوے۔ کسی نے کہا تفسیر لکھی جاوے۔ حضور نے فرمایا کہ جو حضرت امام (مسیح موعود) فرماویں وہ مبارک ہوگا۔ اس میں بتایا کہ آپ نے کس طرح پر رضائے امام کو اپنی خواہشوں پر مقدم کرلیا اور کامل طور پر اس عہد کو نباہا ہے جو اس کے ہاتھ پر کیا ہے۔ حضرت امام نے فرمایا کہ چونکہ مولوی صاحب کی طبیعت کمزور ہے کوئی دماغی محنت کا کام مناسب نہیں ہے۔ سردست مساکین کو کھانا کھلا دیں اور احباب کی دعوت کردیں۔

چنانچہ 28 اور 29 جون 1905ء کو ایسی دعوت دی گئی یہاں تک تو جو کچھ ہوا ہوا۔ میں حضور کی خدمت میں عرض کی کہ میں چاہتا ہوں کہ اس تقریب پر مدرسہ تعلیم الاسلام میں ایک حافظ قرآن جو عمدہ پڑھنے والا ہو مقرر کیا جاوے جو قرآن شریف یاد کروائے۔ فرمایا میرا بھی دل چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہے گا کرے گا۔

(الحکم 30 جون 1905ء ص10)

قرآن میری غذا ہے

15 جون 1905ء کو حضرت مولانا نورالدین صاحب (خلیفة المسیح الاول) کی طبیعت ناساز ہوگئی۔ اسہال کی وجہ سے ضعف ہوگیا۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی عیادت کے لئے گئے تو حضور نے فرمایا:۔

میں موت سے ہرگز نہیں گھبراتا۔ ایک لطیف مضمون شروع کیا تھا (یعنی درس القرآن میں) جب ضعف زیادہ ہوا تو مجھے خیال آیا کہ یہ مضمون ناتمام رہا۔ میں کل پڑھا رہا تھا کہ یکدم ضعف کا غلبہ ہوگیا اور غش آگئی۔ ورنہ وہ ایسا لطیف موقع اور مضمون تھا کہ میں بہت کچھ اس پر بیان کرنا چاہتا تھا فرمایا میں نے ایک وصیت اس تکلیف کی حالت کو دیکھ کر لکھی ہے عربی میں ہے۔ جی چاہتا ہے کہ اسے شائع کردو۔ ترجمہ کر دیا جاوے۔ فرمایا میرے دل کو بڑا اطمینان رہتا ہے۔ قرآن شریف میری غذا ہے۔ میں نے اسے اپنی والدہ ماجدہ سے جنہوں نے 85 برس کی عمر تک قرآن شریف پڑھایا اور اور جو محبّ قرآن تھیں پڑھا ہے میرے والد صاحب کی ایک بڑی زبردست آرزو تھی۔ وہ چاہتے تھے کہ اعلیٰ درجہ کا قاری رکھ کر اس سے مجھے قرآن پڑھائیں اور یوں تو میں ان کی زندگی میں ہی قرآن شریف پڑھاتا اور حدیث کا درس دیتا وہ خود میرے درس قرآن کو سنتے تھے۔

(الحکم 17 جون 1905ء ص1)

حضرت خلیفة المسیح الاول نے بارہا اپنے درس قرآن میں فرمایا کہ:

قرآن کریم کی تلاوت انسان کی سعادت ہے اور تلاوت کی اصل غرض عمل ہے اور یہ غرض پوری نہیں ہوسکتی۔ جب تک انسان قرآن مجید کے مطالب اور مفہوم سے آگاہی حاصل نہ کرے اور یہ آگاہی قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر سے ہوتی ہے۔ (الحکم 7/ا کتوبر 1937ء)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی فرماتے ہیں:۔

حضور اپنے گھر میں مستورات اور لڑکیوں کو قرآن مجید کا درس دیتے تھے۔ قرآن مجید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا اور سمجھانا آپ کی زندگی کا مقصد اور اس کی روحانی غذا تھا۔ کثرت سے مستورات جمع ہوں اور صبح سے لے کر نو دس بجے تک یہ سلسلہ جاری رہے۔ وہاں گھر کے کاروبار میں دقت کا پیدا ہونا ضروری ہے اور بڑے سے بڑے حوصلہ اور خلیق عورت تو کجا مرد کا گھبرا جانا ممکن ہے۔ ان عورتوں یا لڑکیوں کے اجتماع کی وجہ اور تنگی مکان کے باعث حضرت خلیفة المسیح الاول کی اہلیہ کسی قدر تیزی سے ان قرآن سننے والیوں سے پیش آتیں۔ حضور کو یہ ادا سخت ناگوار ہوتی ہے کہ کیوں قرآن کریم پڑھنے والیوں سے اس طرح سے سلوک کیا جاوے۔ جہاں ہم دوسرے گھروں میں دیکھتے ہیں کہ سالن میں نمک کی کمی بیشی پر یا معمولی مٹی کے ایک برتن کے ٹوٹ جانے پر آفت بپا ہو جاتی ہے۔ نورالدین کو اپنی معاشرت میں اگر کوئی چیز بیوی پر ناراض کرسکتی ہے۔ تو وہ ایک ہی امر ہے کہ اس کی وجہ سے قرآن کریم کی اشاعت میں کوئی روک نہ ہو۔ کیا وہ اپنی اس تنبیہ میں زبان یا ہاتھ کی سختی سے کام لیتا ہے؟ نہیں وہ اسے وعظ کرتا ہے۔ مگر اس کے لہجہ میں صرف تنبیہ کا رنگ ہے۔ نورالدین جو کچھ کہتا ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے۔

خداتعالیٰ کا شکر کرو۔ تمہارے گھر میں اس قدر قرآن شریف کھلتے ہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت پر خداتعالیٰ کے برکات اترتے ہیں۔ میں کس قدر سخت بیماری کے منہ سے نکلا ہوں۔ زندگی کا کیا اعتبار ہے۔ میری بیماری میں تم نے دیکھ لیا تھا کہ ایک زمانہ تک مجھے اس نعمت کا موقعہ نہیں ملا۔ تمہارے گھر میں کون آتا تھا۔ اب خداتعالیٰ نے مجھے پھر موقع دیا کہ اپنے فضل سے مجھے زندگی دی۔ صحت دی۔ میں خدا کے کلام کو سناتا ہوں اور جب تک زندہ رہوں گا سناتا ہی رہوں گا۔ جب اس کا فضل شامل حال ہو۔ پس ان آنے والیوں کی کثرت سے اگر تم گھبراتی ہو تو مجھے تکلیف دیتی ہو مجھ سے دعا لو۔ ناراض نہ کرو اور پھر ایسی بات پر جو مجھے کبھی پسند نہیں ہے۔

(الحکم 14 ستمبر 1938ء)

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ قرآن مجید کا درس ختم ہو کر نیا دور شروع ہونے والا تھا۔ بعض خدام کی طرف سے ایسی باتیں سامنے آئیں۔ جو صراط مستقیم سے ہٹی ہوئی اور اخلاقی کمزوری کا مظہر تھیں۔ اس پر آپ کو رنج اور غصہ آیا اور اس کا اظہار درس میں کیا اور بڑے جوش سے کیا۔ مگر آخر میں فرمایا:۔

''اگرچہ آج مجھے سخت جوش آیا ہے اور اس جوش کی وجہ سے تڑپ کم ہوتی ہے۔ مگر اللہ کے فضل سے قرآن مجید نہایت اخلاق اور دردہی سے سنایا ہے اور یہ جوش اور غصہ تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ میرا جی نہیں چاہتا کہ میں تمہیں ایسی حالت میں دیکھوں جو خدا کی پسندیدہ نہیں''۔

(الحکم 14 ستمبر 1938ء)

الغرض آپ ایک بے مثال اور صاحب عرفان عاشق قرآن تھے اور آپ نے جماعت احمدیہ میں درس قرآن وحدیث کی بنا ڈالی۔ آپ کا یہ فیض قیامت تک جاری رہے گا۔

محبت رسولﷺ

صحابی رسولﷺ حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ ایک اسلامی مہم کے دوران قید ہو گئے۔ مشرک سردار صفوان بن امیہ نے انہیں خریدا تا مقتولین بدر کے انتقام میں انہیں قتل کرے۔ مقتل میں لے جا کر اس سے پوچھا: اے زید! میں تجھے خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تو پسند کرتا ہے کہ محمدﷺ اس وقت تمہاری جگہ مقتل میں ہو اور تم آرام سے اپنے گھر میں بیٹھے ہو۔ اس پر زید رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم مجھے تو یہ بھی گوارا نہیں کہ میرے قتل سے بچ جانے کے عوض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کانٹا بھی چبھ جائے۔ ابوسفیان نے یہ سنا تو کہنے لگا خدا کی قسم! میں نے دنیا میں کسی کو کسی سے اتنی محبت کرتے نہیں دیکھا جتنی محبت محمدﷺ کے ساتھی اس سے کرتے ہیں۔

(السيرة الحلبية جلد دوم ص245۔از:علامه علی بن برهان الدين الحلبی دارالمعرفة بيروت)

نیشنل جیوگرافک سوسائٹی

مذہب، قوم، رنگ، نسل اور علاقائی حدود سے ماورا ہو کر علم بانٹنے والی انجمن

یہ 13 جنوری 1888ء کی ایک سرد شام کا ذکر ہے، واشنگٹن ڈی سی کے لفایے سکوائر میں واقع ایک نجی کاسموس کلب میں 33 کے قریب مہم جو اور سائنس دان جمع تھے۔ ان افراد کے یہاں جمع ہونے کا مقصد ایک ایسی انجمن یا سوسائٹی کا قیام عمل میں لانا تھا جو سائنسی و جغرافیائی معلومات اور آگاہی میں اضافے اور دنیا بھر میں اس کی ترسیل کے لئے کام کرے۔ کافی صلاح و مشورے اور غور و خوض کے بعد اس انجمن کا منشور اور پلان تیار کیا گیا اور اس اجلاس کے ٹھیک دو ہفتوں بعد 27 جنوری 1888ء کو نیشنل جیوگرافک سوسائٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس طرح 125 سال قبل ایک ننھے پودے کی طرح لگائی جانے والی یہ انجمن آج نیشنل جیوگرافک سوسائٹی کی شکل میں ایک تناور درخت بن چکی ہے جو مذہب، قوم، رنگ، نسل اور علاقائی حدود سے ماوراء ہو کر دنیا بھر کے تمام انسانوں میں جغرافیے، سائنس، آرٹ، فطری سائنس، آثار قدیمہ، جنگلی حیات، تاریخ، عالمی ثقافت اور ماحولیات کے حوالے سے علم اور آگاہی کی ترویج میں مصروف ہے۔

گارڈیز گرین ہوبارڈ نیشنل جیوگرافک سوسائٹی کے پہلے صدر بنے ہوبارڈ کی موت کے بعد 1897ء میں ان کے داماد اور ٹیلی فون کے موجد الیگزینڈر گراہم بیل نے ان کی جگہ لی۔ 1899ء میں سوسائٹی کا رسالہ نیشنل جیوگرافک جاری کیا گیا تو گراہم بیل کے داماد گلبرٹ ہووی گروسوینور اس میگزین کے پہلے کل وقتی ایڈیٹر بنائے گئے جو 1954ء تک یعنی 55 سال اس ذمہ داری پر فائز رہے۔ اس وقت سے لے کر اب تک گروسوینو خاندان نے اس علمی اور سائنسی سوسائٹی کے حوالے سے اہم کردار ادا کیا ہے۔ گراہم بیل کے داماد گروسوینور نے سوسائٹی کی رکنیت میں اضافے کے لئے کامیاب مہم چلائی اور پہلی بار رسالے میں شائع ہونے والی رپورٹوں اور مضامین کے حوالے سے تصاویر کا بڑے پیمانے پر استعمال کیا گیا۔

نیشنل جیوگرافک سوسائٹی کا صدر دفتر آج بھی امریکہ کے دارالحکومت واشنگٹن ڈی سی میں واقع ہے جو کہ دنیا کے چند بڑے غیر منافع اندوز سائنسی اور تعلیمی اداروں میں سے ایک ہے۔ نیشنل جیوگرافک سوسائٹی کا نصب العین جغرافیہ، آثار قدیمہ، فطری سائنس، عالمی ثقافت اور تاریخ کا مطالعہ اور ماحولیاتی و تاریخی کنزرویشن (تحفظ) ہے۔ نیشنل جیوگرافک سوسائٹی اپنے ایک مخصوص نشان کے ذریعے دنیا بھر میں پہچانی جاتی ہے جو کہ گہرے زرد رنگ کے ایک مستطیل فریم کی شکل کا لوگو (Logo) ہے جو کہ سوسائٹی کے میگزین کے پورے سرورق پر حاشیے کی شکل میں موجود ہوتا ہے۔ سوسائٹی کے ٹی وی چینل نیشنل جیوگرافک کے بائیں کونے پر بھی یہی نشان موجود ہوتا ہے۔

1998ء سے نیشنل جیوگرافک سوسائٹی کے چیف ایگزیکٹو آفیسر جان ایم فاہے جونیئر ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ سوسائٹی کا نصب العین ہے کہ لوگوں میں اپنی زمین کے حوالے سے شعور اور تحریک کو اجاگر کیا جائے و ران میں اس کے حوالے سے فکر اور سوچ پیدا کی جائے، سوسائٹی کا انتظام و انصرام 23 رکنی بورڈ آف ٹرسٹیز چلاتا ہے جس کے ارکان میں نامور ماہر تعلیم، سرکردہ کاروباری سربراہان، سابق سرکاری حکام اور ماحولیاتی کارکن شامل ہیں۔

یہ ادارہ مختلف سائنسی تحقیقات اور دریافتوں کے سلسلے میں معاونت اور مالی امداد فراہم کرتا ہے، سوسائٹی اپنا ایک رسالہ نیشنل جیوگرافک میگزین کے نام سے شائع کرتی ہے اور اس کے علاوہ دنیا بھر میں مختلف ملکوں اور مختلف زبانوں میں دیگر رسالے، کتابیں، تدریسی مصنوعات، نقشے اور اشاعتیں، ویب سائٹس اور فلمیں اور پروگرام بھی پیش کرتی ہے۔ اس کے علاوہ اس ادرے کی ایک تعلیمی فاؤنڈیشن بھی ہے جو جغرافیے کی تعلیم میں اضافے کے لئے مختلف تعلیمی اداروں اور افراد کو مالی امداد دیتی ہے۔ علاوہ ازیں سوسائٹی کی ایک ''کمیٹی فار ریسرچ اینڈ ایکسپلوریشن'' ہے جو سوسائٹی کی پوری تاریخ میں سائنسی تحقیق کے لئے مالی امداد دیتی رہی ہے اور حال ہی میں اس نے سائنسی تحقیق کے لئے 9 ہزار ویں امداد دی ہے۔ سوسائٹی دنیا بھر میں تحقیق میں مصروف رہتی ہے اور اس کو اس کے میڈیا ونگز کے ذریعے عام لوگوں کے روبرو پیش کیا جاتا ہے۔ سوسائٹی کے مختلف میڈیا ادارے (نیشنل جیوگرافک ٹی وی اور میگزین وغیرہ) ہر ماہ دنیا بھر میں 60 کروڑ ناظرین تک اپنے پیغام پہنچاتے ہیں۔ نیشنل جیوگرافک سوسائٹی نے واشنگٹن ڈی سی میں واقع اپنے صدر دفتر میں ایک میوزیم بھی قائم کر رکھا ہے جہاں عوام کا داخلہ مفت ہے، اس کے علاوہ سوسائٹی وقفے وقفے سے مقبول عام سفری نمائشوں کا بھی انعقاد کرتی رہتی ہے، جس میں ''شاہ طوت'' کے حوالے سے منعقد کی جانے والی مشہور نمائش بھی شامل ہے جس میں نوجوان مصری فرعون کے مقبرے سے حاصل ہونے والے بے مثل نوادرات کی نمائش کی گئی۔ اس نمائش نے امریکہ کے مختلف شہروں کا سفر کیا اور فلاڈیلفیا میں فرینکلن انسٹیٹیوٹ میں اپنے اختتام کو پہنچی۔ نیشنل جیوگرافک سوسائٹی کی ایک اور نمائش ''افغانستان کا ثقافتی خزانہ'' "The Cultural Tresures of Afghanistan" کے نام سے مئی 2008ء میں واشنگٹن کی نیشنل گیلری آف آرٹ میں شروع ہوئی جو اس کے بعد اٹھارہ ماہ تک امریکہ کے دوسرے شہروں جیسے ہاؤسٹن کے میوزیم آف فائن آرٹس، سان فرانسسکو کے ایشین آرٹ میوزیم اور نیویارک کے میٹروپولیٹن میوزیم میں جاری رہی۔ نومبر 2008ء میں نیشنل جیوگرافک سوسائٹی نے لندن کی ریجنٹ سٹریٹ میں ایک بڑے ریٹیل سٹور کا آغاز کیا جبکہ اس کے چند ماہ بعد سنگاپور میں بھی سٹور کھولا گیا۔

نیشنل جیوگرافک سوسائٹی نے اپنی سرگرمیوں اور خدمات کے اظہار کے لئے رسالہ جاری کیا تو یہ ''نیشنل جیوگرافک میگزین'' کہلایا جو بعد ازاں مختصر ہو کر ''نیشنل جیوگرافک'' کہلایا۔ یہ رسالہ سوسائٹی کے قیام کے نو ماہ بعد سوسائٹی کے سرکاری رسالہ کے طور پر وجود میں آیا جس میں سوسائٹی اپنی تحقیق اور دیگر سرگرمیوں کے حوالے سے معلومات اور تصاویر کی اشاعت کا اہتمام کرتی۔ نیشنل جیوگرافک سوسائٹی ٹیکس سے بھی مستثنیٰ تھی اس کا فائدہ بھی اس میگزین کو ہوتا تھا۔ 1899ء میں گراہم بیل کے داماد گلبرٹ ہووی گروسوینور نیشنل جیوگرافک میگزین کے پہلے کل وقتی ایڈیٹر بنائے گئے۔ جو 1954ء تک یعنی 55 سال اس ذمہ داری پر فائز رہے۔ گراہم بیل کے داماد گروسوینور نے سوسائٹی کی رکنیت میں اضافے کے لئے کامیاب مہم چلائی اور پہلی بار رسالے میں شائع ہونے والی رپورٹوں اور مضامین کے حوالے سے تصاویر کا بڑے پیمانے پر استعمال کیا گیا۔ اس رسالے کے سرورق کے چاروں کناروں پر ایک گہرے زرد رنگ کی پٹی دی جاتی تھی جو بعد ازاں مستطیل شکل کی فریم نما پٹی بن کر سوسائٹی کا ٹریڈ مارک بنی۔

ماہانہ رسالہ نیشنل جیوگرافک کے ہر سال بارہ شمارے شائع ہوتے ہیں جبکہ کم از کم چار اضافی نقشہ جات اس کے علاوہ ہیں۔ خاص خاص موقعوں پر رسالے کے خصوصی شمارے بھی شائع ہوتے ہیں۔ مذکورہ رسالے میں جغرافیے، مقبول عام سائنس، عالمی تاریخ، تازہ ترین واقعات کے حوالے سے مضامین اور دنیا بھر کے مختلف مقامات اور خطوں کی تصاویر شامل ہوتی ہیں۔ نیشنل جیوگرافک دنیا بھر میں 32 زبانوں میں شائع ہوتا ہے۔ انگریزی سمیت ان زبانوں میں اس کی مجموعی اشاعت 90 لاکھ کے قریب ہے جبکہ ہر ماہ 50 کروڑ افراد اس کو پڑھتے ہیں۔ مذکورہ میگزین کے علاوہ سوسائٹی امریکہ میں پانچ دیگر جرائد بھی شائع کرتی ہے جو درج ذیل ہیں۔

اول نیشنل جیوگرافک کڈز: 1975ء میں اس کا آغاز کیا گیا تو اس کا نام نیشنل جیوگرافک ورلڈ تھا، اس کا موجودہ نام 2001ء میں اختیار کیا گیا۔ امریکہ میں اس کی سرکولیشن 15 لاکھ ہے۔ اس کے علاوہ یہ 18 مقامی زبانوں میں بھی شائع ہوتا ہے جن کی سرکولیشن 5 لاکھ کے قریب ہے۔ 2007ء میں مصر میں اس کا عربی زبان کا ایڈیشن بھی شروع کیا گیا جس کی 42 ہزار کاپیاں مصر کے تمام سرکاری سکولوں میں تقسیم کی جاتی ہیں حال ہی میں اس کا البانوی اور پولش زبان کا ایڈیشن بھی شروع کیا گیا ہے۔

دوئم نیشنل جیوگرافک لٹل کڈز: یہ تین سے چھ سال کی عمر کے بچوں کے لئے شائع کیا جاتا ہے اور ان میں سائنس اور جغرافیے کا ابتدائی شعور اجاگر کرتا ہے۔

سوئم نیشنل جیوگرافک ٹریولر: اس کا آغاز 1984ء میں کیا گیا تھا، اس وقت اس کے 9 زبانوں میں ایڈیشن شائع کئے جا رہے ہیں۔

چہارم: نیشنل جیوگرافک ایڈونچر: اس کا آغاز 1999ء میں کیا گیا تھا۔

پنجم: نیشنل جیوگرافک ایکسپلورر: یہ کلاس روم میگزین کے طور پر 2001ء میں نیشنل جیوگرافک فار کڈز کے نام سے شروع کیا گیا تھا جس کی اس وقت سرکولیشن 25 لاکھ کے قریب ہے۔ اس کے علاوہ نیشنل جیوگرافک سوسائٹی کے زیر اہتمام ''نیشنل جیوگرافک گرین گائیڈ''، گلپس میگزین بھی شروع کئے گئے جو بعد ازاں بند کر دیئے گئے۔ سوسائٹی کے زیر اہتمام ایک آن لائن جریدہ بھی موجود ہے جس کا نام ''نیشنل جیوگرافک نیوز'' ہے جس میں جغرافیے کے حوالے سے تازہ ترین خبریں فراہم کی جاتی ہیں۔ نیشنل جیوگرافک سوسائٹی اب تک مختلف مہمات، دریافتوں اور تحقیقات سمیت جن منصوبوں کو سپانسر کر چکی ہے ان میں یہودا کی انجیل کی واحد محفوظ شدہ نقل کا ترجمہ اور تحفظ، تبت میں ٹی سانگ پوگورج کی خفیہ آبشاروں کی دریافت، ٹائی ٹینک کے نوادرات کی دریافت، قطب شمالی کی مہم، تانبے کے دور کے حوالے سے زیر سمندر آثار قدیمہ کی دریافت، انسان کے اب تک کے قدیم ترین نقوش پا کی دریافت، قطب جنوبی کے اوپر پہلی پرواز، پہاڑی گوریلوں، اورینگوٹن اور چمپینزی کے حوالے سے تحقیق، ساڑھے 17 لاکھ سال پرانی انسان جیسی مخلوق ''زنجانتھروپس'' کی دریافت، کھلے کاک پٹ والے طیارے میں قطب شمالی کی طرف پہلی پرواز، قطب شمالی کی مہم، ڈائناسارس پر تحقیق، جینو گرافک پراجیکٹ، چین سے انوکھے پردار ڈائناسارس کے فوسلز کی دریافت وغیرہ شامل ہے۔ اس کے علاوہ سوسائٹی افغانستان میں ایک

آزاد اور غیر جانبدار میڈیا کی تشکیل کے لئے کام کرنے والی این جی او "آئینہ" کے لئے بھی مدد فراہم کرچکی ہے۔ اس این جی او کے بانی نیشنل جیوگرافک سوسائٹی کے مشہور فوٹوگرافر رضا ہیں۔

اس کے علاوہ سوسائٹی ذہنی آزمائش کا ایک سالانہ پروگرام "نیشنل جیوگرافک بی" بھی سپانسر کرتی ہے جس میں امریکہ کے مڈل سکولوں کے طلباء کے درمیان مقابلہ کرایا جاتا ہے۔ ہر سال چالیس لاکھ سے زائد طلباء مقامی طور پر جغرافیے پر ذہنی آزمائش کا مقابلہ کرتے ہیں جو ہر سال مئی میں واشنگٹن میں ہونے والے قومی مقابلے میں بدل جاتا ہے جس میں ہر ریاست سے کامیاب ہونے والے طلباء شرکت کرتے ہیں۔ ہر دو سال بعد سوسائٹی کے زیراہتمام جغرافیے کا بین الاقوامی مقابلہ منعقد کرایا جاتا ہے جس میں دنیا بھر سے ٹیمیں شرکت کرتی ہیں۔ اس سلسلے کا تازہ ترین مقابلہ 2007ء کے موسم گرما میں کیلیفورنیا کے سان ڈیاگو میرین ورلڈ میں ہوا جس میں 18 ملکوں کی ٹیموں کے چنیدہ ارکان نے شرکت کی۔ یہ مقابلہ میکسیکو کی ٹیم نے جیتا۔ نیشنل جیوگرافک کے موجودہ بورڈ آف ٹرسٹیز کے چیئرمین گلبرٹ میلوائل گروسونور ہیں جنہیں 2005ء میں جغرافیے کی تعلیم کے حوالے سے نیشنل جیوگرافک سوسائٹی کی خدمات کے اعتراف میں امریکہ کا صدارتی تمغہ برائے آزادی عطا کیا گیا۔ 2004ء میں واشنگٹن ڈی سی میں واقع نیشنل جیوگرافک کے صدر دفتر کی عمارت وہ پہلی عمارت تھی جسے ماحولیات کے تحفظ کے لئے کام کرنے والی عالمی تنظیم گلوبل گرین، یو ایس اے کی جانب سے "گرین" سرٹیفکیٹ دیا گیا۔ اکتوبر 2006ء میں سوسائٹی کو اوویڈو، سپین میں پرنس ایسٹوریاس ایوارڈ برائے کمیونی کیشن اور انسانیت سے نوازا گیا۔

ہوبارڈ میڈل: نیشنل جیوگرافک سوسائٹی کے زیر اہتمام مہم جوئی، دریافت اور تحقیق کے میدان میں اعلیٰ ترین خدمات کے اعتراف میں "ہوبارڈ میڈل" عطا کیا جاتا ہے۔ یہ میڈل نیشنل جیوگرافک سوسائٹی کے پہلے صدر اور ٹیلی فون کے موجد گراہم بیل کے سسر گارڈینر گرین ہوبارڈ کی یاد میں دیا جاتا ہے۔

سوسائٹی کے بانی کے بارے میں

نیشنل جیوگرافک سوسائٹی کے بانی اور پہلے صدر گارڈینر گرین ہوبارڈ، گراہم بیل کی طرف سے ٹیلی فون کی ایجاد کے بعد بیل ٹیلی فون کمپنی کے بانیوں میں بھی شامل تھے۔ وہ 25 اگست 1822ء میں امریکی ریاست میساچوسٹس کے شہر بوسٹن میں پیدا ہوئے۔ وہ پیشے کے اعتبار سے وکیل، سرمایہ کار اور فلاحی کارکن تھے۔ 1841ء میں انہوں نے ڈارٹ ماؤتھ سے گریجوایشن کی، ہارورڈ سے قانون کی تعلیم حاصل کی۔ وہ 1873ء تک بوسٹن میں وکالت کرتے رہے جس کے بعد وہ واشنگٹن ڈی سی منتقل ہوگئے۔ گارڈینر کے والد سیموئیل ہوبرڈ میساچوسٹس سپریم کورٹ کے جج تھے۔ گارڈینر کی تین بیٹیاں تھیں جن میں سے ایک بیٹی میبل سکارلے بخار کے باعث قوت سماعت سے محروم ہوگئی۔ وہ ٹیلی فون کے موجد الیگزینڈر گراہم بیل کی شاگرد بنی جو قوت سماعت سے محروم بچوں کو پڑھاتا تھا۔ یہی میبل بعد میں اس کی بیوی بن گئی اور گارڈینر گرین ہوبارڈ گراہم بیل کا سسر بنا۔ گارڈینر نے بہروں کے لئے کلارک سکول کے قیام میں کلیدی کردار ادا کیا جو بہرے بچوں کے لئے امریکہ کا پہلا زبانی سکول بنا۔ گارڈینر نے اپنی زندگی میں کئی کارہائے نمایاں سرانجام دیے جن میں بیل ٹیلی فون کمپنی اور نیشنل جیوگرافک سوسائٹی کا قیام سرفہرست ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے کیمبرج گیس کمپنی قائم کی اور کیمبرج اور بوسٹن کے درمیان ٹرالی سسٹم شروع کیا۔ اس کے علاوہ امریکہ میں ٹیلی گراف کے نظام کے قیام میں بھی ان کا کلیدی کردار رہا۔ گراہم بیل کی جانب سے ٹیلی فون کی ایجاد اور تجربات کے لئے گارڈینر اور ان کے پارٹنر تھامس سینڈر نے ہی سرمایہ فراہم کیا۔ ٹیلی فون کے کامیاب تجربے کے بعد انہوں نے 1877ء میں بیل ٹیلی فون کمپنی کی بنیاد رکھی اور اس کے پہلے صدر بنے جبکہ ان کے شراکت دار تھامس سینڈر اس کے خزانچی مقرر ہوئے۔ گارڈینر کے کارناموں کا سلسلہ نہ تھما اور 1888ء میں انہوں نے نیشنل جیوگرافک سوسائٹی کی بنیاد رکھی اور اس کے پہلے صدر بنے۔ نیشنل جیوگرافک سوسائٹی نے زبردست کامیابی حاصل کی۔ نیشنل جیوگرافک سوسائٹی نے الاسکا میں ایک مہم سپانسر کی جس پر 1890ء میں الاسکا اور یوکون کی سرحد پر واقع ایک پہاڑی کا نام "ماؤنٹ ہوبارڈ" رکھا گیا۔

نیشنل جیوگرافک چینل، فلمز اور دیگر ادارے

نیشنل جیوگرافک سوسائٹی کے زیراہتمام ستمبر 1997ء میں ٹی وی چینل جیوگرافک کا قیام عمل میں آیا جسے مختصراً "نیٹ جیو" بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک صارف ٹی وی ہے جو نیشنل جیوگرافک سوسائٹی کی جانب سے تیار کردہ نان فکشن ٹی وی پروگرام نشر کرتا ہے۔ ہسٹری اور ڈسکوری چینل کی طرح یہ چینل فطرت، سائنس، ثقافت، جغرافیے اور تاریخ پر مبنی دستاویزی فلمیں نشر کرتا ہے۔ دنیا میں سب سے پہلے نیشنل جیوگرافک چینل کا آغاز یورپ اور آسٹریلیا میں ستمبر 1997ء میں ہوا۔ جولائی 1998ء میں ایشیا میں بھی اس کا آغاز ہو گیا۔ امریکہ میں اس کا آغاز جنوری 2001ء میں نیشنل جیوگرافک ٹیلی وژن اینڈ فلم اور فوکس کیبل نیٹ ورک کے ذریعے ہوا۔ اس میں نیشنل جیوگرافک کی ذمہ داری پروگرامز کی فراہمی جبکہ تقسیم، مارکیٹنگ اور اشتہارات فوکس نیٹ ورک کے ذمے ہیں۔ اس کے علاوہ نیشنل جیوگرافک کے ذیلی چینلز بھی ہیں جن میں نیٹ جیو میوزک، نیٹ جیو جونیئر، نیشنل جیوگرافک ایڈونچر، نیشنل جیوگرافک وائلڈ اور نیشنل جیوگرافک ایچ ڈی شامل ہیں۔ اکتوبر 2007ء میں نیشنل جیوگرافک نے ایک نیا گروپ "گلوبل میڈیا" تشکیل دیا جس میں اس کا میگزین، کتب، ٹیلی وژن، فلم، میوزک، ریڈیو، ڈیجیٹل میڈیا اور نقشوں کی اشاعت وغیرہ شامل ہے۔ نیشنل جیوگرافک وینچرز کے صدر اور سی ای او 51 سالہ ٹم کیلی کو گلوبل میڈیا صدر نامزد کیا گیا۔

سوسائٹی کا ایک اور ادارہ "نیشنل جیوگرافک فلمز" ہے جو کمرشل اور ٹیکس دہندہ ہے جو روسی آبدوز کمانڈر کی ڈائری کی بنیاد پر ایک فیچر فلم K-19:The Widowmaker تیار کرچکا ہے جس میں ہیری سن فورڈ نے اس کا کردار ادا کیا ہے۔ اس کے علاوہ حال ہی میں یہ ادارہ ایک فرانسیسی دستاویزی فلم کو امریکہ میں تقسیم کے لئے نئی شکل میں ڈھال چکا ہے جس میں نئے میوزک کے ساتھ مورگن فری نے سکرپٹ کو بیان کیا۔ اس فلم کو "مارچ آف دی پینگوئنز" کا نام دیا گیا۔ جسے 2004ء بہترین دستاویزی فلم آسکر ایوارڈ بھی مل چکا ہے۔ اس کے علاوہ نیشنل جیوگرافک فلمز ایک نئی فیچر فلم Arctic Tale بھی تیار کرچکا ہے جس میں والرس اور قطبی ریچھوں کے دو خاندانوں کی کہانی کو ملکہ لطیفہ کی زبان سے بیان کیا گیا ہے۔ نیشنل جیوگرافک میگزین میں شائع ہونے والے ایک مضمون سے متاثر ہوکر بنائی جانے والی تھری ڈی فلم Sea Monsters اس کے علاوہ ہے نیشنل جیوگرافک فلمز اس کے علاوہ بھی کئی منصوبوں پر کام کرچکی ہے۔ ناروے کی ایک تنظیم کی جانب سے کئے جانے والے سروے کے مطابق نیشنل جیوگرافک چینل دنیا میں سب سے زیادہ دیکھے جانے والے ٹی وی چینلز میں سے ایک ہے جبکہ اس کا میگزین نیشنل جیوگرافک بھی دنیا بھر میں پڑھا جاتا ہے۔

(سنڈے ایکسپریس 14 جون 2009ء)

امریکہ میں احمدیہ مشن

اوائل 1921ء میں حضرت مصلح موعود کی ہدایت پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب امریکہ میں پہلا احمدیہ مشن کھولنے کے لئے قادیان سے تشریف لے گئے۔ آپ ساحل امریکہ پر اترے تو امریکی حکومت نے آپ پر داخلہ کی پابندی لگادی کہ آپ اس مذہب کے پیرو ہیں جس میں ایک سے زیادہ بیویاں جائز ہیں۔ جب یہ خبر ہندوستان پہنچی تو بعض متعصب فرقہ پرستوں نے اس پر خوشی کے شادیانے بجائے لیکن حضور اقدس نے سیالکوٹ میں ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے نہایت واشگاف لفظوں میں یہ پیشگوئی فرمائی کہ:۔

"ہم نے اپنے ایک (مربی) کو امریکہ بھی بھیج دیا ہے جسے تاحال (دعوت الی اللہ) کرنے کی اجازت نہیں دی گئی اور اسے روک دیا گیا ہے لیکن ہم امریکہ کی رکاوٹ سے رک نہیں جائیں گے امریکہ جسے طاقتور ہونے کا دعویٰ ہے اس وقت تک اس نے مادی سلطنتوں کا مقابلہ کیا اور انہیں شکست دی ہوگی روحانی سلطنت سے اس نے مقابلہ کرکے نہیں دیکھا۔ اب اگر اس نے ہم سے مقابلہ کیا تو اسے معلوم ہوجائے گا کہ ہمیں وہ ہرگز شکست نہیں دے سکتا کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ ہم امریکہ کے اردگرد کے علاقوں میں دعوت الی اللہ کریں گے اور وہاں کے لوگوں کو ...... بنا کر امریکہ بھیجیں گے اور ان کو امریکہ نہیں روک سکے گا اور ہم امید رکھتے ہیں کہ امریکہ میں ایک دن ...... کی صدا گونجے گی اور ضرور گونجے گی"۔

(الفضل 15 اپریل 1920ء ص 12 کالم 2)

اس پُرشوکت اور عظیم الشان پیشگوئی پر صرف چند ماہ ہی گزرنے پائے تھے کہ امریکہ کی گورنمنٹ کو خدا کی روحانی حکومت کے سامنے جھکنا پڑا اور شکاگو میں احمدیہ مشن کا قیام عمل میں آگیا۔ اس فعال مشن کی شاخیں نیویارک، بالٹی مور، پٹس برگ، بنگس ٹاؤن، کلیولینڈ، انڈیانا پولس، شکاگو، ملواکی، سینٹ لوئس، لاس اینجلس اور واشنگٹن غرضیکہ ملک کے تمام اہم اہم شہروں اور مقامات پر موجود ہیں۔ مشن کی شاندار قربانیوں اور دینی اور فلاحی اور سرگرمیوں پر خلفاء احمدیت کئی بار خراج تحسین کر چکے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم طارق محمود طاہر صاحب استاد مدرسۃ الظفر وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 19 مارچ 2011ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرماتے ہوئے ایقان احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سردار خان صاحب آف چاہ سردار والا ساہیوال ضلع سرگودھا کا پوتا اور مکرم ماسٹر حفیظ اللہ صاحب مرحوم آف فیکٹری ایریا غربی کا نواسہ ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کے دونوں بیٹوں کو نیک، خادم دین، خادم خلافت، اپنے وقف کو احسن رنگ میں نبھانے والے اور ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ ہمیشہ صحت وسلامتی سے رکھے اور ہم سب کو خلافت کا وفادار خادم بنائے رکھے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم انیس احمد صاحب دارالعلوم غربی شناء ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری دادی جان کے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی اس کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے شفا کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

محترمہ راشدہ یوسف صاحبہ دارالرحمت شرقی بشیر ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم وقاص احمد زبیر صاحب ابن مکرم چوہدری محمد یوسف باجوہ صاحب مرحوم سابق عملہ حفاظت حضرت خلیفۃ المسیح دارالرحمت شرقی ربوہ کے نکاح کا اعلان مکرمہ پائندہ سمن خان صاحبہ بنت مکرم عبدالواسع خاں صاحب آف لندن سے مبلغ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے مورخہ 16 اپریل 2011ء کو بعد از نماز عصر بیت المبارک میں کیا۔

مکرم وقاص احمد زبیر صاحب مکرم محمود احمد باجوہ صاحب مرحوم سابق انسپکٹر وقف جدید والفضل کے بھتیجے، مکرم چوہدری سید احمد باجوہ صاحب مرحوم آف داتا زید کا کے پوتے اور مکرم عبدالجلیل خان صاحب مرحوم کے نواسے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے خیر وبرکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد نعیم صاحب صدر جماعت احمدیہ ڈنڈوٹ آر۔ ایس ضلع جہلم تحریر کرتے ہیں۔

مکرم قاری شریف احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ ڈنڈوٹ ضلع جہلم تقریباً تین سال سے عارضہ قلب میں مبتلا تھے اور آٹھ ماہ قبل ان پر بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا جس کی وجہ سے مستقل چارپائی پر تھے پھر مورخہ 26 اپریل 2011ء کو دل کا دورہ پڑا جس کی وجہ سے خالق حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم موصی تھے ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مورخہ 27 اپریل 2011ء کو بعد نماز عصر بیت مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا کرائی گئی۔

مرحوم کی بہت زیادہ جماعتی خدمات تھیں۔ مرحوم نے مجلس انصاراللہ میں بطور انسپکٹر اپنے فرائض بھی سرانجام دیئے۔ بعد میں ڈنڈوٹ سیمنٹ کمپنی لمیٹڈ ڈنڈوٹ آر۔ ایس ضلع جہلم میں ملازمت کرتے رہے اور اپریل 2005ء کو سروس سے ریٹائر ہوئے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیوہ، دو بیٹے اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

☆......☆......☆

مرکب افسنتین
تقویت معدہ و جگر، کھٹے ڈکار اور منہ میں پانی آنا کیلئے مفید ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

تقریب تقسیم انعامات

(ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی میموریل تعلیمی ایوارڈ برائے سال 2010ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ نو سال سے میٹرک انٹر اور گریجوایشن میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی میموریل تعلیمی ایوارڈ اور نقد انعامات وتعریفی سندات دی جاتی ہیں۔

شہید ڈاکٹر عبدالمنان صاحب صدیقی سابق امیر ضلع میرپور خاص کی شدید خواہش تھی کہ ضلع میرپور خاص کے نوجوان علمی میدان میں بھی نمایاں ترقی کریں اس لئے آپ نے اپنے والد محترم "ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی میموریل تعلیمی ایوارڈ" اور نقد انعامات دینے کا اعلان فرمایا تاکہ نوجوانوں کو علمی میدان میں آگے بڑھنے کا شوق پیدا ہو۔ آپ کی شہادت کے بعد آپ کی اہلیہ محترمہ نے یہ انعامات جاری رکھنے کا اعلان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے اور ہر آن آپ کی حفاظت فرمائے۔ آمین

سال 2010ء میں میٹرک میں 14 طلباء وطالبات "اے ون" گریڈ حاصل کر کے مقابلہ میں شامل ہوئے۔ عزیزم عاصم محمود نے 799/850 نمبر حاصل کر کے ضلع میرپور خاص میں پہلی پوزیشن حاصل کی اور میرپور خاص بورڈ میں پانچویں پوزیشن حاصل کر کے وزیر اعلیٰ سندھ سے نقد انعام حاصل کیا۔ انٹر کے امتحان میں 3 طلباء وطالبات نے اے ون گریڈ حاصل کیا اور 9 طلبہ "اے" گریڈ حاصل کر کے مقابلے میں شامل ہوئے۔ عزیزم فیصل دل شاہد نے ایف ایس سی پری انجینئرنگ میں 885/1100 نمبر حاصل کر کے اے ون گریڈ حاصل کیا اور ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی میموریل سکالر شپ ایوارڈ حاصل کیا۔ پوسٹ گریجوایشن میں صرف دو طلباء اے گریڈ حاصل کر کے مقابلے میں شامل ہوئے۔

نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کو مہمان خصوصی مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر مال آمد نے ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی میموریل تعلیمی ایوارڈ اور نقد انعامات تقسیم کئے اور طالبات میں صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ضلع میرپور خاص نے انعامات تقسیم کئے۔ آخر میں مکرم سیف علی شاہد صاحب امیر ضلع میرپور خاص نے مہمان خصوصی اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ مہمان خصوصی نے دعا کرائی اور یہ تقریب کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام احمدی طلباء وطالبات کو علم ومعرفت میں ترقی دے۔ آمین اور ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی کے درجات بلند سے بلند کرتے چلا جائے۔ آمین

سنگاپور میں احمدیت

6 مئی 1935ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حضرت مولوی غلام حسین ایاز صاحب کو بطور مربی سلسلہ قادیان سے سنگاپور کے لئے روانہ کیا۔ انہیں صرف سفر خرچ دیا گیا انہوں نے بڑی محنت اور جانفشانی سے آمد پیدا کر کے فریضہ دعوت الی اللہ ادا کیا اور سالہا سال کی کوشش سے ایک مخلص جماعت قائم کر دی۔

محمد یونس فاروق صاحب 11 جنوری 1946ء کو حضرت مولوی صاحب کے ذریعہ مشرف بہ احمدیت ہوئے۔ پانچ ماہ سنگاپور میں رہنے کے بعد واپسی پر انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں لکھا۔

"مولوی صاحب کی جدوجہد کا میرے دل پر اثر ہے۔ موصوف نے خدمت دین میں اتنی محنت اٹھائی ہے کہ قبل از وقت بوڑھے ہو گئے ہیں۔ ہمیشہ بیمار رہنے کے باوجود دعوت الی اللہ میں مصروفیت کا یہ عالم ہے کہ صبح 4 بجے سے لے کر رات گیارہ بارہ بج جاتے ہیں۔ اس عرصہ میں موصوف کو گھڑی بھر کی بھی فرصت نہیں ملتی کہ آرام کریں۔

مخالفت کا یہ عالم ہے کہ گفتگو کیلئے اپنی مسجد یا گھر پر ایاز صاحب کو بلا کر بڑی بے رحمی سے زدو کوب کرتے ہیں بعض اوقات چلتی ہوئی گاڑی سے گرا کر زخمی کر دیتے یا مکان کی چھت سے گرا دیتے ہیں ان سب مشکلات کے باوجود مولانا مرحوم کے پائے ثبات میں لغزش نہیں آئی۔ تہجد اور نمازوں میں آپ کی تضرعات سے اللہ تعالیٰ کی تائید ہمیشہ آپ کے شامل حال رہی۔ جاپانیوں کے قبضہ کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے مخالفوں کو ٹھکانے لگا دیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مولانا کی قربانیوں کے شاندار نتائج کا ذکر کرتے ہوئے ایک بار فرمایا "ملایا میں یا تو یہ حالت تھی کہ مولوی غلام حسین صاحب ایاز کو ایک دفعہ لوگوں نے رات کو مار مار کر گلی میں پھینک دیا اور کتے ان کو چاٹتے رہے یا اب جو لوگ ملایا سے واپس آتے ہیں انہوں نے بتایا کہ اچھے اچھے مالدار ہوٹلوں کے مالک اور معزز طبقہ کے ستر اسی کے قریب دوست احمدی ہو چکے ہیں اور یہ سلسلہ روز بروز ترقی کر رہا ہے"۔

محترم مولانا ایاز صاحب 6 مئی 1935ء کو قادیان سے روانہ ہوئے تھے۔ پندرہ برس بعد 29 نومبر 1950ء کو ربوہ میں تشریف لائے۔ ان کی بیٹی نے نہ پہچاننے کی وجہ سے شور مچا دیا۔

8 اکتوبر 1956ء کو دوبارہ سنگاپور بھجوائے گئے۔ کچھ عرصہ سنگاپور میں قیام کے بعد بورنیو متعین کئے گئے۔ آپ ذیابیطس کے مریض تھے۔ بیماری کے بڑھ جانے کی وجہ سے 17 اور 18 اکتوبر 1959ء کی درمیانی شب اللہ کو پیارے ہو گئے۔

خبریں

امریکہ نے پاکستان سے وضاحت مانگ لی

امریکہ نے کہا ہے کہ وہ القاعدہ کے سربراہ اسامہ بن لادن کے خلاف پاکستان کے اندر یکطرفہ کارروائی کرنے پر معافی نہیں مانگے گا۔ یہ بات وائٹ ہاؤس کے ترجمان جے کارنی نے صحافیوں کو بریفنگ میں کہی۔ امریکہ نے اسامہ بن لادن اور ایبٹ آباد میں ان کی طویل عرصہ تک موجودگی کے بارے میں پاکستان سے فوری طور پر کئی سوالات کا جواب مانگا ہے۔

اسامہ کے ٹھکانے سے لاعلمی پوری دنیا کی ناکامی ہے

وزیراعظم گیلانی نے کہا ہے کہ اسامہ بن لادن کے ٹھکانے سے لاعلمی پاکستان ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے خفیہ اداروں کی ناکامی ہے۔ القاعدہ رہنما کے پکڑے نہ جانے کا الزام پاکستان پر نہیں لگایا جا سکتا۔ اسامہ کے ٹھکانے کا اگر پاکستان کو پتہ نہیں چلا تو امریکہ سمیت کسی اور کو بھی اتنے عرصے تک خبر نہیں ہوئی، دہشت گردی سے نمٹنے کا کام کسی ایک ملک یا قوم کی ذمہ داری نہیں اس کیلئے پوری دنیا کی مدد کی ضرورت ہے۔ پاکستان نے نیٹو فورسز او رپوری دنیا سے زیادہ قربانیاں دی ہیں۔

بجلی مزید 1.062 روپے، فی یونٹ، سی این جی 1.02 روپے فی کلو مہنگی

نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی نیپرا نے فیول پرائس ویری ایشن ایڈجسٹمنٹ فارمولا کے تحت بجلی کی تقسیم کار کمپنیوں کو بجلی میں 1.062 روپے فی یونٹ تک کے اضافے کی منظوری دے دی ہے۔ اوگرا نے پٹرولیم مصنوعات کے بعد سی این جی کی قیمتوں میں بھی 1.02 روپے فی کلو اضافہ کا اعلان کر دیا ہے۔ اس ضمن میں نوٹیفکیشن جاری کر دیا گیا ہے۔ اوگرا کے نوٹیفکیشن کے مطابق عالمی منڈی میں ڈیزل اور ملک میں بجلی کی قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے سی این جی کی قیمتوں میں اضافہ کیا گیا ہے۔

ایم کیو ایم نے حکومت میں واپسی کا اعلان کر دیا

متحدہ قومی موومنٹ نے وفاقی کابینہ میں واپسی کا اعلان کر دیا ہے۔ ڈاکٹر فاروق ستار کی قیادت میں ایم کیو ایم کے وفد نے وزیر داخلہ رحمٰن ملک سے طویل ملاقات کی۔ جس میں تمام امور طے کئے گئے۔ فاروق ستار نے کہا ہمیں یقین دلایا گیا ہے کہ ہمارے شہداء کے قاتل گرفتار کرنے اور ٹارگٹ کلنگ روکنے کیلئے تمام وسائل بروئے کار لائے جائیں گے۔ صلاح مشورے سے تمام امور طے ہوں گے، بھتہ خوروں کے خلاف فیصلہ کن اقدامات ہوں گے اور تاجروں کو اس سے نجات دلائی جائے گی۔

پرویز الٰہی وفاقی کابینہ میں سینئر وزیر ہوں گے

حکومت نے مسلم لیگ ق کے مرکزی رہنما چودھری پرویز الٰہی کو وفاقی کابینہ میں سینئر وفاقی وزیر بنانے کا باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے۔ نوٹیفکیشن کے مطابق ان کے پاس انڈسٹریز اور دفاعی پیداوار کے محکموں کا قلمدان ہوگا۔

سری لنکا میں 2009ء میں ہزاروں شہری ہلاک ہوئے

اقوام متحدہ کے پینل نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ سری لنکا کی فوج اور تامل باغیوں کے درمیان 2009ء میں جنوری سے مئی تک ہونے والی خونریز جھڑپوں میں ہزاروں شہری مارے گئے تھے جس پر جنگی جرائم کا مقدمہ چل سکتا ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بان کی مون کا کہنا ہے کہ وہ ہلاکتوں پر بین الاقوامی تفتیش کے احکامات تو جاری نہیں کر سکتے مگر اس سلسلے میں اقوام متحدہ تفتیش کرے گی۔

گمشدہ نقدی

مکرم بلال احمد صاحب کوارٹر نمبر 7/C صدر انجمن احمدیہ فیکٹری ایریا احمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 3 مئی 2011ء کو صدر انجمن کے دفاتر سے دارالنصر آکسفورڈ سکول اور پھر فیکٹری ایریا اپنے گھر جاتے ہوئے میری نقدی کہیں گر گئی ہے جن صاحب کو ملے وہ اس فون پر رابطہ کریں۔

0333-4893956,047-6213029

نماز جنازہ

مکرم سیف علی شاہد صاحب امیر ضلع میرپور خاص تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم مبارک محمود صاحب مربی سلسلہ مورخہ 4رمئی 2011ء کو 42 سال کی عمر میں وفات پا گئے ہیں۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ 6 مئی 2011ء کو بعد از نماز جمعہ بیت المبارک ربوہ میں ادا کی جائے گی۔

ربوہ میں طلوع وغروب 6 مئی

طلوع فجر	3:50
طلوع آفتاب	5:16
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:54

RAO ESTATE
راؤ اسٹیٹ
جائیداد کی خرید وفروخت کا ادارہ
Your Trust and Confidence is our Motto
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد صوفی گھی ایجنسی دارالرحمت شرقی الف ربوہ
آپ کی دعا اور تعاون کے منتظر
راؤ خرم ذیشان
0321-7701739
047-6213595

ہر فرد۔ ہر عمر۔ ہر پیچیدگی کا فطری علاج
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔ اے
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کلر لیب: 0344-7801578

LEARN German LANGUAGE
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

Govt.Lic#ID.541
IATA
جلسہ سالانہ U.K کی خوشی میں 31 جولائی تک
قطر ائیرویز اور PIA کی تمام پروازوں پر
خصوصی رعایت
ملکی وغیر ملکی ٹکٹ۔ ریکنفرمیشن۔ انشورنس
ہوٹل بکنگ کی بارعایت سروس کے لئے
Sabina Travels Consultant
Rabwah 047-6211211,6215211
0334-6389399
Islamabad:051-2829706,2871329
0300-5105594
پروپرائیٹر: رفیع احمد

FD-10

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں
حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری
0345-4866677
0333-6708024
042-5054243
7418584
بیسمنٹ 25۔ قیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور
نزد احمد فیبرکس

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

خالص سونے کے حسین زیورات
منور جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ 047-6211883
پروپرائٹر: میاں منور احمد قمر 0321-7709883

لاہور کے تمام علاقوں ڈیفنس ویلنشیا اور جوہر ٹاؤن وغیرہ میں
کوٹھیوں اور پلاٹس کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
فون: 0425301549-50-042-8490083
موبائل: 042-5418406-7448406-0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
طالب دعا: چوہدری اکبر علی

رفیق دماغ
دماغ کی کمزوری کیلئے بچوں کیلئے خاص طور پر مفید ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
اٹک پٹرولیم
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
سروس اسٹیشن کی سہولت پمپ کے اندر بھی موجود ہے
ڈسکاؤنٹ ریٹ کے ساتھ
کار فل سروس -/150
کار واش -/70
جنریٹر کی سہولت
نئی انتظامیہ کے ساتھ
احمد نگر نزد ربوہ۔ سرگودھا فیصل آباد روڈ رابطہ: 0321-7552618,0300-8403289